# میلاد شریف کی شرعی حیثیت

از: مولانا عبدالستار ممیانوی خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث خورد ضلع جہلم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، امابعد، فاعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

یا ایها النبی انا ارسلنک شاهدا ومبشرا و نذیرا و داعیاالی اللّٰہ باذنه و سرا جامنیرا O

ترجمہ: اے نبیؐ! ہم نے یقیناً آپکو رسول بناکر بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بناکر بھیجا ہے۔ (الاحزاب: ۴۷)

یہ سراج منیر اور آفتاب نبوت ربیع الاول کے مہینے میں عرب کی سرزمین مکہ مکرمہ سے طلوع ہوا اور اپنی نور نبوت کی روشنی سے سارے جہاں کو منور کیا۔

**آپؐ کی تاریخ ولادت**: صحیح اور مستند روایات کی بناء پر آپ کی پیدائش ۹ ربیع الاول ہے۔ عیسوی سن کی رو سے آپؐ ۲۲ اپریل ۵۷۱ء بمطابق یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی جیت بروز سوموار قبل از طلوع آفتاب بعداز طلوع صبح صادق مکہ معظمہ میں حضرت عبداللہ کے گھر اور حضرت آمنہ کی گود میں جہانوں کی رحمت بن کر طلوع ہوئے۔

(اس تاریخ کیلئے قصص القرآن، رحمۃ للعلمین، سیرت النبی شبلی نعمانی وغیرہ ملاحظہ فرمائیں)

اس آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے دنیا کا گوشہ گوشہ تاریک تھا، حق و صداقت کی روشنی سے محروم تھا، رشد و ہدایت کا چراغ گل ہو چکا تھا، تہذیب و تمدن کا دور دورہ غروب ہو چکا تھا، اس مادی دنیا میں حق پرستی کا نام و نشان تک نہ تھا، باطل اور ظلم زوروں پر تھا۔ فسق و فجور کی منڈی گرم تھی، زنا عام تھا، چوری کا دور دورہ تھا، شراب پانی کی طرح پی جاتی تھی، جوا عام ہوتا تھا، دختر کشی کا رواج عام تھا، خاندانی جھگڑے کثرت سے تھے، نسل در نسل دشمنیاں عروج پر تھیں، جہالت اور اندھیرا عام تھا رب شناسی کا تصور بھی نہ آتا تھا۔ توحید مٹ چکی تھی، کفر و شرک کا بازار گرم تھا۔ ایسی حالت میں غیرت الہیٰ جوش میں آئی اور روئے زمین پر اشاعت توحید کی خاطر، لوگوں میں اعلیٰ اخلاق کی تربیت کیلئے ایک نئی روح کی ضرورت

محسوس ہوئی جو ایک ماہر معلم کی حیثیت سے اخلاق و سیاست قواعد و سلطنت، نہایت عادل، عدل کی تعلیم دینے والا اور ہر کام کے محاسن و نقائص سے آگاہ کرنے والا نیز دنیا و آخرت کی صحیح و سچی اور خیر و شر کی جزا اور سزا کی خبر دینے والا مصلح اعظم بے غرض محسن عظیم امین و صادق کی معرفت والا ہو۔ چنانچہ عرب کی سرزمین میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت و نبوت کو عظیم خزانہ خلعت عنایت فرما کر داعی الی اللہ، شاھد حق، نذیر و بشیر اور سراج منیر کے القاب سے مشرف فرما کر مبعوث فرمایا جبکہ اس کائنات میں تاریکی کا دور دورہ تھا قرآن مجید ناطق ہے " **وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین** " اسی رب کائنات نے آپکو عظیم رھبر، مزکی معلم کائنات بنا کر مبعوث فرمایا قرآن شاھد ہے " **ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ** " (**الجمعۃ**)

یہ ایک ایسا آفتاب ہے جسکی روشنی چاند اور سورج کی کرنوں سے تیز ہے جسطرح مخلوق خدا چاند و سورج کی روشنی کی محتاج ہے اس سے زیادہ یہ مخلوق سراج منیر کی روشنی کی محتاج ہے چاند اور سورج کی روشنی کی حد ہے اس کی کوئی حد نہیں چاند و سورج کی روشنی ایک دن ختم ہونے والی ہے مگر یہ سراج منیر ہمیشہ رہے گا جس کو کوئی فنا نہیں۔ دنیا کا سورج صرف رات کی تاریکی ختم کرتا، لیکن دوسری جانب سراج نبوت کفر و شرک، عقائد فاسدہ اور اخلاق قبیحہ کی ظلمتوں کا خاتمہ کرتا ہے اور ان کو ایک نئی روح بخشتا ہے اس کی روشنی " **لیلھا کنھارھا** " کی مانند ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ انتہائی اہم ہے اس کی ۹ تاریخ نہایت ہی سعد و مسرت آمیز ہے اور پیر کا روز فیض و نور سے لبریز ہے چونکہ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہے۔

## اس جامع تمہید کے بعد آیئے ملاحظہ کرتے ہیں میلاد کی شرعی حقیقت تاریخ کے آئینہ میں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت کے بعد اس دنیا میں ۲۳ سال رہے ربیع الاول ہر سال آتا رہا اور تاریخ ولادت بھی آتی رہی لیکن آپؐ نے نہ تو کوئی مجلس منعقد کی، نہ اسکا کوئی حکم دیا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا آپؐ نے اپنی زندگی میں ہی فرما دیا تھا

" **من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد** " ( صحیح بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا )

یعنی جس نے دین میں کوئی نیا کام جاری کیا (ثواب کی نیت سے) وہ کام مردود ہے۔

**تاریخ میلاد :-** ابن خلکان نے " وفیات الاعیان " میں اسکو مفصل بیان کیا ہے چنانچہ یہ میلاد ملاؤں میں سے ایجاد کرنے والا الشیخ عمر بن محمد موصلی ہے اور یہ کام سنہ ۶۰۴ھ میں وجود میں آیا قبل اس کے اسکا کوئی وجود نہ تھا۔ اسی لئے حافظ ابو شامہؒ المتوفی ۶۶۳ھ نے " الباعث علی انکار البدع والحوادث " میں لکھا ہے " اول من فعل ھذا بالموصل الشیخ عمرو بن محمد "

**یاد رہے کہ :-** عمرو بن محمد ایک مجہول شخص ہے نہ محدثین سے ہے نہ ہی فقہاء میں سے اور نہ ہی آئمہ مجتہدین میں

سے گویا ایک بے علم انسان تھا جس نے اس کو سب سے پہلے رواج دیا۔ (قالہ عبدالسلام)

عمرو بن محمد موصل کا رہنے والا تھے، اربل موصل کے قریب واقع ہے جہاں کے رئیس اعظم بادشاہ ابوسعید مظفرالدین ابوالحسن علی بن سبکتگین نے عمرو بن محمد سے یہ طریقہ اخذ کر کے بعد میں اسکو جاری و ساری کیا۔

ابن خلکان مزید رقم طراز ہیں " اوائل محرم میں بغداد، موصل، جزیرہ، سنجار، نصیبین اور عجم کے شہروں سے فقیہ، صوفی، واعظ، قاری، شاعر حضرات آنے شروع ہو جاتے مظفرالدین ان کے لئے چار چار پانچ پانچ منزل لکڑی کے خیمے لگواتا تھا ان میں سے سب سے بڑا خیمہ بادشاہ کا ہوتا تھا اور انہیں اوائل صفر میں سجا دیا جاتا تھا اور گانے والے حضرات ڈرامہ کرنے والے مختلف اقسام کے کھلاڑی یہاں آتے اور لوگ اپنا کاروبار ترک کر کے ان محافل میں مشغول ہو جاتے اور بادشاہ عصر کے بعد ہر خیمہ کے پاس سے گزرتا تھا اور ڈرامہ دیکھتا گانا سننا اسکا شغل ہوتا تھا۔ بادشاہ ساری رات گانا سننے کے بعد ناچ رنگ ملاحظہ کرنے کے بعد صبح کو شکار کھیلنے نکل جاتا۔ اس کے علاوہ گائے بکریاں سجا کر جلوس کی شکل میں باہر نکالتے ان پر طبل اور گانے بجانے کا سامان لاد کر میدان میں لے آتے پھر انہیں ذبح کرا کے پکانا شروع کر دیتے۔ پھر میلاد کی رات سماع کی محافل گرم ہوتیں اور شمعیں جلائی جاتیں، میلاد کی صبح صوفی صاحبان کو قطاروں میں کھڑا کر کے ان کے سروں پر خلعتوں کے عمامے رکھ دیتے اور بادشاہ لکڑی کے خیمہ لگانے والوں اور صوفی صاحبان اور ان کے رفقاء فوجوں کا نظارہ دیکھتے۔

نوٹ :- یہ بادشاہ میلاد ایک سال ۸ ربیع الاول کو مناتا اور دوسرے سال ۱۲ ربیع الاول کو مناتا تھا محض اختلاف تاریخ ولادت کی وجہ سے۔

اس بادشاہ کے دور میں ایک بدعتی ملاں نے ایک کتاب "التنویر فی مولد السراج المنیر" لکھی جسمیں موضوعات (جھوٹی روایات) اور عقائد باطلہ کے انبار لگا دیئے تو اس بادشاہ نے ملاں مذکور کو ۔/۱۰۰۰ اشرفی بطور انعام دیا۔ کتاب کے مصنف کا نام "ابوالخطاب عمرو بن دحیہ بن خلیفہ" تھا۔

مزید تحقیق کی روشنی میں اس بادشاہ کو ملک مظفرالدین کو کبوری بھی کہتے ہیں (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر) علامہ ابن کثیرؒ نے ۶۳۰ھ کے واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ مظفرالدین کو کبوری اس مولود کے سلسلہ میں پانچ ہزار جانور بھون دیتا، دس ہزار مرغی ذبح کی جاتی، ایک لاکھ پرندہ ذبح کیا جاتا تیس ہزار پلیٹ حلوہ تیار کیا جاتا اور برے بڑے صوفیاء اس مجلس مولود میں شرکت کرنے کیلئے دور دراز سے آتے۔ ظہر سے صبح تک قوالی کا بازار گرم کیا جاتا صوفی حضرات قوالی سنتے اور ساتھ ناچتے اور بادشاہ بھی ان کے ساتھ رقص کیا کرتا تھا۔

بقول ابن کثیر مذکورہ بادشاہ اس بدعت پر تیس ھزار دینار صرف کرتا تھا۔

لطیفہ :- میں نے بذات خود حضرت العلام مولانا محمد عبداللہ محدث فیصل آبادی سے سنا کہ وہ فرماتے تھے ملک مظفر الدین شام کی نماز بھی قصر آدھی پڑھنے کا قائل تھا۔ اب اس احمق سے پوچھا جائے کہ ڈیڑھ رکعت بھی نماز ہوا کرتی ہے ؟ یہ حال ہے موجد میلاد کا۔

نوٹ :- جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سو چار (۶۰۴) سال بعد وجود میں آئے اور جسکا تصور اسلام نے پیش نہ کیا ہو۔ کیا اسکے بدعت ہونے میں کوئی شک باقی ہے ؟

ہمارے ہاں عجیب منظر ہے اگر کوئی مر جائے تو ایک سال بعد اس کی برسی کی جاتی ہے اور اپنی حیات میں سالگرہ کی جاتی ہے اسی سالگرہ کو جنم دن یا میلاد کہا جاتا ہے۔

فتاویٰ نذیریہ میں درج ہے کہ سالگرہ فرعون کیا کرتا تھا ملاحظہ ہو جلد اول۔

اس کے علاوہ جنم دن ھندوؤں کے ہاں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے، یہود اور نصاریٰ کے ہاں اس کا وجود ملتا ہے گو غیر مسلم اس کے قائل وفاعل ہیں مسلمانوں کو اس کا سبق نہیں دیا گیا۔ اسی لحاظ سے کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میلاد کو نہ منایا ہے اور نہ ہی یہ دن منانے کی کوئی روایت آئی ہے اس کو تمام مؤرخین نے بدعت قرار دیا ہے۔

چنانچہ مشہور سیرت نگار علامہ سلیمان ندوی لکھتے ہیں " ہمارے ملک میں میلاد کی مجالس میں جو بیانات پڑھے جاتے ہیں وہ تمام تر بے بنیاد روایتوں سے بھرے ہوتے ہیں "

اسلام میں میلاد کی مجلسوں کا رواج غالباً چھٹی صدی عیسوی سے ہوا ہے۔

(تحقیق کے لئے ملاحظہ فرمائیں علامہ صاحب کی کتاب سیرت النبیؐ جلد سوم ص ۳۹۷ تا ص ۴۰۰)

نکتہ :- ماھنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ جس کے بانی حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی ہیں اور اب مدیر اعلیٰ محمد فیاض خان سواتی ہیں ۱۹۹۶ء ماہ جنوری شعبان ۱۴۱۶ھ میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں " اسلام میں مروجہ سالگرہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہ تو انگریز کی رسم ہے جو کہ ناجائز ہے۔)

ایک اور وضاحت :- اس میلاد کو طریقہ مظفرالدین اور ملا عمرو بن محمد کا سمجھیں یہ سنت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ ہی صحابہؓ سے اور نہ تابعین سے نہ تبع تابعین سے اور نہ ہی آئمہ اربعہ سے کوکبوری صاحب نے تو باہر میدان میں یہ جشن منایا جس کا جی چاہا آیا جس کا نہ چاہا وہ نہ آیا۔ اب بازاروں کا چکر لگانا وغیرہ یہ اضافہ " عبدالمجید قریشی مرحوم) مقیم پٹی نے کیا ہے۔ (پٹی انڈیا میں ایک چھوٹا سا شہر ہے) ہمارے ملا حضرات نے اب مسجد کی شبیہ اور قوالیوں کے ساتھ فلمی گانوں کا اضافہ کر کے اسی تماشہ کو دو آتشہ کر دیا ہے۔ اس مولود کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے بعد کی ایجاد ہے جو پہلے

درجے کی بدعت ہے۔ اللہ تعالیٰ بدعات سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

اس تاریخی حوالہ سے معلوم ہوا کہ مروجہ فعل بدعات میں سے ہے اگر ابتدائے اسلام سے اکابر اسلام کی پیدائش اور موت کے دن عرس منانے کا اہتمام کیا جاتا تو شاید ہی سال کا کوئی دن خالی رہ جائے بلکہ کوئی دن بھی اس عروس و میلاد سے خالی نہ رہے چونکہ امت محمدیہ میں نیک لوگوں کی کمی نہیں تھی۔

جہاں میلادی حضرات کو کبوری کے طریقے پر چلتے تھے وہاں دوراندیش سنت نبویؐ پر عمل کے خوگر اس کے خلاف برزد آزما تھے مثلاً علامہ ابنؒ الحاج، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حافظ ابن قیمؒ علامہ شاطبیؒ چنانچہ اس ضمن میں امام عبداللہ بن محمد بن العبدی المعروف ابن الحاج اپنی مشہور و معروف تصنیف "المدخل" میں لکھتے ہیں

" ومن جملة ما احد ثوه من البدع مع اعتقادهم ان ذلک من اکبر العبادة واظهار الشعائر ما یفعلونه فی شهر ربیع الاول من المولد وقد احتوی علی بدع ومحرمات جملة، فمن ذلک استعمالهم المغانی معهم آلات الطرب والطار المحرم وغیر ذلک مما جعلوه آلة اسماع۔ "

یعنی لوگوں کی پیدا کردہ بدعات سے ایک بدعت محفل مولود بھی ہے جسے یہ ربیع الاول میں رچاتے ہیں اور محفل قوالی کے علاوہ طنبور وطار اور دوسرے گانے بجانے کے آلات استعمال کرتے ہیں جو محرمات میں شامل ہیں اسی طرح علامہ ابن الحاج نے مولود کی تمام بدعات کا نوٹس لیا ہے۔ تحقیق کیلئے المدخل ص ۲۶۱ ج (۱)

نوٹ:۔ کسی زمانہ میں ۱۲ ربیع الاول کو بارہ وفات کہا کرتے تھے جب میلادیوں نے دیکھا کہ ہمارا مسلک تو یہ نہیں ہے تو انہوں نے یہ نام بدل کر عید میلاد النبیؐ رکھ دیا۔ افسوس صد افسوس۔

آج بھی ہمارے ملک میں کوکبوری سے بڑھ کر میلاد منایا جاتا ہے جو کوکبوری کو بھی مات کر رہے ہیں۔ حالات آپکے سامنے ہیں۔ یہ سنت نبویؐ سے پیار نہیں ہے بلکہ ذلیل ہونے والے اعمال ہیں۔

امام احمد بصری:۔ لکھتے ہیں " اتفق علماء المذاهب الاربعة علی ذم العمل به " یعنی چاروں مذاہب کے علماء کا اس مجلس میلاد کی مذمت پر اجماع ہے۔ (قول معتمد لامام احمد البصری)

شیخ تاج الدین فاکھانی:۔ رقم طراز ہیں " هو بدعة احد ثها البطالون و شهوة نفس اعتنی بها الاکالون " یعنی مروجہ میلاد باطل پرست لوگوں کی ایجاد ہے اور بدعت ہے پیٹ کے پجاری حضرات نے اپنے نفس کی خاطر ایجاد کیا ہے۔"

تحفۃ القضاۃ میں ہے " لاینعقد لانه محدث و کل محدثة ضلالة وکل ضلالة فی النار " یعنی موجودہ میلاد نہ منائی ہے چونکہ یہ بدعت ہے اور بدعت ضلالت ہے اور ضلالت کا ٹھکانا جھنم ہے۔

مجدد الف ثانی:۔ نور الیقین میں لکھا ہے " اگر فرضا حضرت ایشاں درین آواں در دنیا زندہ می بودند

وایں مجلس و اجتماع منعقد شدآیا بایں امر راضی می شدند وایں اجتماع رامی پسندند یانه یقن فقیر آن است که ہرگز این معنی تجویز نه می فرمودند بلکه انکار می غودند (فتاویٰ نذیریہ) یعنی بالفرض اگر نبی علیہ السلام اسی زمانے میں زندہ موجود ہوتے اور میلاد کی ان مجلسوں کو ملاحظہ کرتے تو ہرگز پسند نہ فرماتے بلکہ آپ قطعاً اس سے روک دیتے۔

**حافظ ابو بکر البغدادی :-** اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں " ان عمل المولود لم ینقل عن السلف ولاخیر فی مالم یعمل السلف " یعنی مجلس میلاد سلف سے منقول نہیں اور اس کام میں کبھی خیر و برکت نہیں ہو سکتی جسے سلف نے نہ کیا ہو"

**شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی :-** فرماتے ہیں۔ روز تولد ہیچ نبی عید گردانیدن " یعنی کسی نبی کی وفات یا میلاد کے دن جشن منانا جائز نہیں ہے۔ (تحفہ اثناء عشریہ)

**سید نذیر حسین صاحب محدث دھلوی :-** اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ مروجہ میلاد بدعت ہے کسی صحابی سے ثابت نہیں ہے (فتاویٰ نذیریہ جلد اول)

**علامہ عبدالرحمن محدث المبارک پوری :-** مروجہ میلاد بدعات میں سے ہے۔ (تحفہ الاحوذی)

**مولانا عبدالرشید گنگوھی :-** فرماتے ہیں ایسی مجالس ناجائز ہیں اس میں شریک ہونا گناہ ہے۔ (فتاویٰ مولود و عرس)

ذخیرۃ السالکین میں ہے " چیز ے کہ نام آن مولود نامند بدعت است " یعنی میلاد منانا بدعت ہے۔

قرآن مجید اس پر شاہد ہے کہ " ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی و نصله جهنم و سآءت مصیرا (النساء : ۱۱۵) یعنی جو شخص باوجود راہ ھدایت کی وضاحت ہو جانے کے بعد رسول رحمت کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے اودھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے ہم جھنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔"

**نکات :-** اسی آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف ورزی کرنا اور روش صحابہ سے ہٹ کر کوئی عمل کرنے سے روکا گیا ہے اور جو شخص ان کے مخالف ہو کر کوئی عمل کرے گا اس کے لئے جھنم کی دعید ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا میلاد منانا نبی علیہ السلام کی کس حدیث سے ثابت ہے اور کس صحابی نے مروجہ میلاد منایا ہے ؟ اگر نہیں منایا تو ہمیں بحیثیت مسلمان اس کام سے باز آنا چاہیے۔ وگرنہ قرآن گواہ ہے کہ ان لوگوں کے تمام اعمال بے کار ہو جائیں گے " ولا تبطلوا اعمالکم " (محمد : ۳۳) ایک اور مقام پر قرآن مجید میں اسی طرح کا اشارہ وعید کی صورت میں دیا گیا ہے۔

" قل هل ننبئکم بالا خسرین اعمالا ○ الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا وهم یحسبون انهم

**یحسنون صنعا** (الکھف، ۱۰۴-۱۰۳)

ترجمہ:- یعنی آپ کہہ دیجئے! کیا ہم تمہیں بتائیں کہ کون لوگ اعمال کی رو سے بہت زیادہ خسارے میں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں دنیا میں رائیگاں گئیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ آیت عام ہے ہر وہ شخص اس میں داخل ہے جو شریعت میں اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے اور ساتھ ہی دعویٰ کرتا ہے جو میں کر رہا ہوں یہی اچھا ہے" (ابن کثیر، فتح البیان وغیرہ کیا میلاد منانا شریعت میں ہے؟ اس آیت سے میلاد مروجہ کی تردید ہوتی ہے۔

**ایک خاص بات:-** میلادی حضرات کو جہاں کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کلمہ خیر نظر آتا ہے وہیں میلاد کی دکان لگا بیٹھتے ہیں مثلاً " **واما بنعمة ربک فحدث** " کہتے ہیں یہاں نعمت سے مراد حضور ہیں لھذا میلاد بھی نعمت ہے وغیرہ۔ اسی طرح اس جیسی آیات سے میلاد منانا ثابت کرتے ہیں استغفراللہ ثم استغفراللہ۔

لطیفہ:- ہمارے ہاں ایک مولانا ہیں وہ کہتے ہیں سب سے پہلے میلاد اللہ تعالیٰ نے منایا بعد میں فرشتوں نے منایا ہے ہم کیوں نہ منائیں؟ "سبحان اللہ! دیکھا کیسا علم ہے اور کیسی دلیل ہے؟ "لعنت اللہ علی الکاذبین" وہ شخص بھی کیسا ہے جو اللہ تعالیٰ پہ بھی جھوٹ باندھنے سے بھی ذرا نہیں چوکتا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "جس شخص نے کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے" خدارا ایسے عقیدے سے باز آجائیں" قرآن مجید میں ہے " **عاملة ناصبة تصلی نارا حامیة** O (**الغاشیة ۳۔۴**) عمل کرکے تھکے ہوں گے لیکن دھکتی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ اس سے مراد بدعتی حضرات ہیں تحقیق کے لئے ابن کثیر، تفسیر کبیر للرازی، فتح البیان، تفسیر ماجدی، تفسیر روح المعانی، وغیرہ ملاحظہ فرمائیں، کیا میلاد بدعت نہیں ہے؟ اس کے منانے والوں کا ٹھکانا کہاں ہوگا؟

نکتہ:- کبھی کہتے ہیں ابو لھب نے اپنی باندی کو آپؐ کی پیدائش پر آزاد کر دیا تھا اسے جہنم سے پیر کے دن عذاب سے راحت ملتی ہے لھذا ہم ابو لھب سے زیادہ مستحق ہیں کہ اس خوشی میں دھوم دھام سے شرکت کریں اور میلاد منائیں تاکہ ہماری جہنم سے خلاصی ہو۔

الجواب:- کیا کفار کا عمل مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہو سکتا ہے؟ اگر ہو سکتا ہے تو پھر ابو لھبی روش پر عمل کرتے رہو اور اللہ کی پھٹکار جھیلتے رہو۔ قرآن مجید اس کا گواہ ہے کہ کفار کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتے چنانچہ ارشاد الٰہیٰ ملاحظہ فرمائیں۔ " **وقد منا الی ماعملو امن عمل فجعلنه هباءً منثورا** " (**الفرقان، ۲۳**) یعنی ہم نے ان اعمال کی طرف توجہ کی تو ان کو اڑتی ہوئی خاک کی (مانند) کر دیا اس آیت سے کفار کے عمل برباد ہونے کی دلیل ہے اسکے علاوہ کبھی کہتے ہیں کسی نے خواب میں دیکھا کہ ابو لھب کو بروز پیر آرام ہوتا ہے وغیرہ (حوالہ بخاری)

جواب اس کا یہ ہے " خواب شرعی حجت نہیں ہے اور نہ ہی خواب سے کوئی مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کی تفصیل کتب عقائد میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز فتاویٰ نذیریہ میں اس کی تفصیل درج ہے فتح الباری شرح بخاری میں اس کا مکمل رد موجود ہے اس خواب کی شرح ابن حجر نے خوب کی ہے۔ جس چیز کا تصور اسلام میں نہ ہو اس کو اپنی طرف سے اسلام میں داخل کرنا کتنی شرمناک بات ہے جب کہ اس کی جھڑک قرآن میں یوں آئی۔ " **ولو تقول علینا بعض الاقاویل O لآخذ نامنه بالیمین ثم لقطعنا منه الوطین فما منکم من احد عنه حاجزین** " (الحاقہ: ۴۴ تا ۴۷)

یعنی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے شریعت میں کوئی بات کہتے ہیں تو ہم اسے بھی پکڑ لیتے اور اسے ہمارے چنگل سے کوئی نہ چھڑا سکتا (وغیرہ)

اے میرے اللہ یہ امت کیسے کام کر رہی ہے؟ انہیں اپنی سمجھ عطاء فرما۔ آمین

**امر واقعہ یہ ہے کہ** ہم نے بستر گندگی کے ڈھیر پر بچھایا ہوا ہے اور سوچ یہ ہے کہ بو نہ آئے۔ ہم تنور کے کنارے بیٹھے ہیں خیال یہ ہے کہ لو بھی نہ لگے، کانٹوں پر بیٹھے ہیں چاہت یہ ہے کہ چبھن نہ ہو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا جب تک بدعات سے نہیں بچا جائے گا ہمیں سکون قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔

**مسئلہ خاص :-** میلاد شریف کے دوران ایکدم کھڑے ہو جانا کہ حضورؐ آ گئے ہیں۔ جب میلاد خود بدعت ہے تو قیام کیسے درست ہو سکتا ہے۔؟ قرآن حکیم ناطق ہے " **وقوموا لله قانتین** " (البقرہ، ۲۳۸) اللہ ہی کیلئے قیام کیا کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور اپنے صحابہ کو منع کر رکھا تھا چنانچہ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو اسامہؓ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے ناگواری کا اظہار فرمایا اور ساتھ حکم صادر فرمایا " **لاتقوم کما یقوم الا عاجم یعظم بعضهم بعضا** " یعنی مجھے دیکھ کر اس طرح نہ کھڑا ہوا کرو جس طرح بے دین عجمی لوگ ایک دوسرے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔"

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ ایک مرتبہ مجلس میں آئے انہیں دیکھ کر ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے آپؓ نے اس کو اچھا نہ سمجھا اور فرمایا " **ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ذا** "

یعنی نبی علیہ السلام نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد)

اسی طرح برہان میں ہے " تکره القیام لتعظیم " تعظیمی قیام مکروہ ہے۔ چلپی شرح وقایہ میں ہے " لم یذکر القیام تعظیما لغیر " یعنی کسی کی تعظیم کے لیے قیام کرنا مذکور نہیں ہے۔

تعظیم وہ کرتا ہے، جو حاضر ہو اور اس کے سامنے کوئی جلیل القدر شخص آئے کیا ولادت کے وقت کوئی موجود ہوتا

ہے یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے کیا اس کی ولادت پر دیکھنے کیلئے کوئی جماعت وہاں حاضر ہوتی ہے اگر نہیں تو ولادت کے وقت قیام نہ ہوا تو اب ذکر کے وقت کیوں قیام کیا جائے؟ اسی لئے علامہ شامی اپنی سیرت شامی میں لکھتے ہیں۔

**جرت عادة کثیر من المحبین اذا سمعوا بذکر وضعه علیه السلام ان یقوموا له وهذا القیام بدعة لااصل له** " یعنی لوگوں کی عادت ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کا بیان سن کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں یہ قیام بدعت ہے اسکی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اسی طرح تحفۃ القضاۃ میں ہے " **و یقومون عندتولده علیه السلام ویزعمون ان روحه تجیی وحاضرة فزعمهم باطل بل هذا الاعتقاد شرک وقد منع الائمة عن مثل هذا** "

یعنی لوگ آپ کی ولادت کا ذکر سن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور خیال یہ کرتے ہیں کہ آپ کی روح حاضر ہے آپ اس وقت حاضر ہیں یہ خیال ان کا باطل ہے بلکہ یہ عقیدہ شرک کے برابر ہے اس قسم کے شرکیہ عقائد سے تمام آئمہ نے منع کیاہ۔

**مسئلہ :-** حنفیہ کا عقیدہ ہے "کہ اگر نماز میں قیام کی حالت میں درود پڑھا جائے تو سجدہ سہو ضروری ہے بلکہ [illegible]

تو عجیب بات ہے کہ یہ لوگ درود سلام کھڑے ہو کر ہی پڑھتے ہیں اگر نماز میں درود سلام قیام کی حالت میں نہیں پڑھ سکتے تو اس کے لئے خصوصی قیام کی کیا ضرورت ہے؟

قیام صرف اللہ کے لئے ہے۔ (اللہ اکبر)

**ایک اور وضاحت :-** کوئی صاحب درود وسلام کی محفل سجائے بیٹھے تھے اور کہہ رہے تھے "شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام" وغیرہ تو جوش میں کہنے لگے صحابہ بھی یہی درود وسلام پڑھا کرتے تھے مجلس میں کسی نے کہا حضرت کیا صحابہ اردو جانتے تھے کہنے لگے یہ کوئی "وھابی" معلوم ہوتا ہے اور لمبی سی سر لگائی "یہ ہے ان میلادیوں کا مبلغ علم"

**عقیدہ :-** ان میلادی حضرات سے پوچھا جائے کہتے ہیں کھڑے ہو جاؤ کہ حضورؐ آگئے ہیں پھر کیا ہے درود وسلام کا ورد شروع کر دیتے ہیں نہ جانے کیا کیا پڑھتے ہیں؟ اب ان سے یہ پوچھیں کہ صلی حضور اللہ علیہ وسلم آپ کے عقیدہ کے مطابق آگئے تو اب مسئلہ یہ ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان میں دیکھے اور اسی حالت میں فوت ہو جائے تو وہ صحابی ہوتا ہے یا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیں اور وہ شخص ایمان لے آئے اور اسی ایمان کی حالت میں فوت ہو جائے وہ بھی صحابی ہوتا ہے جیسے عبداللہ بن ام مکتومؓ تھے وغیرہ

تو اب اگر ان کو حضور علیہ السلام نظر آگئے ہیں تو کیا یہ صحابی ہو گئے ہیں بصورت دیگر اگر ان کو نظر نہیں آئے

تو ان کے عقیدہ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دیکھا ہی ہوگا تو کیا اس صورت میں صحابی ہو گئے ہیں جواب دیں گے کہ نہیں جی ایسا نہیں ہو سکتا ۔ ہم صحابی نہیں ہیں تو دوستو! بتاؤ تو سہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بھی جو صحابی نہ ہوا تو وہ تو ابو جھل ہوا کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لغو عقائد سے بچائے اور محفوظ فرمائے ۔ آمین ثم آمین۔

یہ بات اصلاح کی ہے خاطر کی ہے طنز کے طور پر نہیں کی۔

کبھی میلادی حضرات یوں کہتے ہیں ہم تو سیرت کا جلسہ کرتے ہیں تو بھائی سیرت کو جب چاہو بیان کر لو اسی روز کیوں؟ اس کے علاوہ اشتہار پر بھی لکھا ہوتا ہے ۔ "جشن عید میلاد النبیؐ" ہائے افسوس صد افسوس۔

اے اللہ اس امت کو سیدھی راہ نصیب فرما۔ آمین۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا خلیل احمد سہار نپوریؒ نے اپنی مشہور کتاب جس کا نام "البراھین القاطعة علی ظلام الانوار الساطعة الملقب بالدلائل الواضحة علی کراھة المروج من المولود والفاتحه " ہے اس میلاد کا رد مفصل کتب حنفیہ سے کیا ہے مولانا موصوف حنفی عالم ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ مروجہ جشن عید میلاد کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے یہ کھلم کھلا بدعت ہے ابھی میں نے اختصار سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہوتے ہوئے مصطفیٰؐ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار


## زیر تقسیم لٹریچر بابت مروجہ عید میلاد النبیؐ

ادارہ تبلیغ اسلام اہلحدیث جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل تبلیغی لٹریچر بابت مروجہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مفت زیر تقسیم ہے

۱۔ ولادت باسعادت اور مروجہ عید میلاد۔ (کتابچہ) ۲۔ عید میلاد النبیؐ کی شرعی حیثیت۔ (اشتہار) ۳۔ یوم میلاد یا یوم وفات (اشتہار)

خواہشمند حضرات مبلغ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اہلحدیث جام پور ضلع راجن پور۔ فون 0641/672118